شیخ راحیل احمد کا سانحۂ ارتحال

عبداللطیف خالد چیمہ

مشہور سابق قادیانی رہنما شیخ راحیل احمد ۱۵رمئی کو جرمنی میں انتقال فرما گئے انا للہ وانا الیہ راجعون شیخ صاحب مرحوم ۱۹۴۷ء میں قادیان (انڈیا) میں پیدا ہوئے۔ ۸ سال کی عمر میں سائق (سالار) اطفال الاحمدیہ ربوہ مقرر ہوئے بتدریج جماعتی ذمہ داریاں سنبھالتے رہے تا آنکہ ۱۹۸۴ء میں مرحوم صدر امتیاز الحق کے ہاتھوں امتناعِ قادیانیت ایکٹ کے اجراء کے بعد قادیانی جماعت کی پالیسی کے مطابق جرمنی چلے گئے اور وہاں بھی قادیانی جماعت کے رکن رکین رہے۔ جرمنی کی قادیانی جماعت کی ذیلی تنظیم ”ہیومنٹی فرسٹ“ میں اہم کردار ادا کیا۔ کم وبیش سن ۲۰۰۰ء کے بعد اللہ تبارک وتعالیٰ نے اُن کے دل میں یہ داعیہ پیدا فرمادیا کہ وہ قادیانیت اور خصوصاً مرزا غلام قادیانی کی تعلیمات وتصنیفات کا دوسرے زاویے سے جائزہ لینے لگے اور اس نتیجہ پر پہنچے کہ نبی و مسیح موعود یا مہدی تو کجا مرزا غلام قادیانی ایک شریف انسان کہلوانے کا بھی حق دار نہیں۔ غور وفکر، تجسس وتحقیق اور جستجو ان کو گمراہی وتاریکی سے نکال کر روشنی اور ایمان کی طرف لے آئی اور انھوں نے ۲۳راگست ۲۰۰۳ء ہفتہ کو بعد نمازِ ظہر عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت جرمنی کے امیر مولانا مشتاق الرحمٰن کے ہاتھ پر اسلام قبول کرنے کا اعلان کر دیا اور ان کی اہلیہ، چھے بچے، داماد اور ایک شیر خوار نواسہ یعنی کُل دس افراد ظلمت وگمراہی سے نکل کر دامنِ جنابِ محمد کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے وابستہ ہو گئے اور پھر یہ گھرانہ شعوری طور پر تندہی کے ساتھ اپنی سابقہ زندگی کا کفارہ ادا کرنے لگا۔ راقم الحروف نے لندن سے جناب سہیل باوا صاحب سے شیخ صاحب کا فون نمبر لے کر امیر مرکزیہ حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری، جماعت اور مسلمانوں کی جانب سے اُن کا خیر مقدم کیا اور مبارک باد پیش کی۔ چیچہ وطنی سے عزیز القدر سید رمیز احمد نے نیٹ پر ان سے مسلسل رابطہ رکھا۔ تبادلہ خیال ہوتا رہا۔ ان کا پاکستان آنے کا پروگرام بنا تو میں نے فون پر ان کو لاہور دفتر احرار میں قیام کی دعوت دی، جو انھوں نے قبول فرما کر ہمیں عزت بخشی۔ ۲۱رستمبر ۲۰۰۴ء کو وہ لاہور پہنچے تو سید محمد کفیل بخاری، جناب محمد متین خالد، محمد معاویہ رضوان، برادرم فاروق احمد خان اور راقم الحروف سمیت دیگر احباب نے اُن کا پرتپاک استقبال کیا۔ چودھری محمد اکرام، میاں محمد اویس، قاری محمد یوسف احرار، ڈاکٹر شاہد کاشمیری، ملک محمد یوسف، چودھری محمد ظفر اقبال ایڈووکیٹ اور دیگر احباب نے اُن کی میزبانی کی۔ لاہور اور چناب نگر میں متعدد تقاریب منعقد ہوئیں۔ ساہیوال، چیچہ وطنی اور ملتان میں ان کے اعزاز میں منعقد ہونے والے اجتماعات وتقریبات اُن کی طبیعت زیادہ ناساز ہو جانے کی وجہ سے منعقد نہ ہو سکیں۔ وہ شدید بیماری کی حالت میں چناب نگر سے اسلام آباد کے ایک ہسپتال میں داخل ہو گئے۔ جہاں ہمارے بے تکلف دوست مسعود اشفاق نے ان کا دل لگائے رکھا۔ جہاں سے وہ انتہائی تکلیف کی کیفیت میں

جرمنی چلے گئے۔ ان کی طبیعت سنبھلی تو پھر قادیانیت کی حقیقت سے دنیا کو آشکارا کرنے لگے۔

۲۰۰۶ء میں راقم الحروف سفر برطانیہ پر لندن پہنچا تو چند روز بعد شیخ راحیل احمد بھی لندن تشریف لے آئے۔ مقصد کی مجلسوں اور متعدد تقریبات کے علاوہ وہ اصول دوستی سے بھی خوب آگاہ تھے اور انتہائی خوش طبعی کے ساتھ کئی دن خوب وقت گزرا۔ اس دوران وہ برادرِ عزیز عرفان اشرف چیمہ (میری قیام گاہ) اپنے اعزاز میں منعقدہ عشائیہ میں شرکت کے لیے تشریف لائے جس میں مولانا محمد عیسیٰ منصوری، جناب عبدالرحمٰن باوا اور چند ماہ پہلے انتقال کرجانے والے ہمارے بہت ہی مہربان مولانا قاری عمران خان جہانگیری اور دیگر حضرات شریک تھے۔ اس مجلس کی یادیں ہمیں ہمیشہ ستاتی رہیں گی۔ بعد ازاں وہ جرمنی تشریف لے گئے لیکن رابطہ مسلسل اتنا مضبوط اور کام کی نئی نئی تدبیریں! دو سال قبل جرمنی میں مجلس احرار اسلام اور تحریک تحفظ ختم نبوت کے کام کو منظم کرنے کے لیے جناب سید منیر احمد شاہ بخاری کو شیخ صاحب مرحوم سے مشورے کے بعد ذمہ دار مقرر کیا گیا۔ اور نہ صرف جرمنی بلکہ پوری دنیا بالخصوص یورپ میں پر امن کام کی نت نئی تدبیروں پر گفتگو ہوتی رہی۔ وہ ہر پہلو سے کام کو مشورے اور معروضی صورتحال کے ساتھ آگے بڑھانے کے قائل تھے۔

شیخ راحیل احمد سمجھتے تھے کہ اشتعال انگیز اقدامات اور بیانات کو قادیانی جماعت الٹا استعمال کر کے انسانی حقوق کے عالمی اداروں اور بین الاقوامی لابیوں کو متاثر کرتی ہے۔ وہ ختم نبوت کے محاذ پر کام کرنے والی جماعتوں سے مسلسل دردمندانہ اپیل کرتے رہے کہ وہ اسلام دشمن لابیوں خصوصاً قادیانیوں کے طریق کار کو پوری طرح سمجھیں اور پھر ان تقاضوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے از سرِ نو اپنی حکمت عملی تیار کریں۔

شیخ راحیل احمد کی نماز جنازہ ۱۹ مئی منگل کو بعد نماز ظہر جرمنی کے شہر ایلز روف میں عالمی مبلغ ختم نبوت جناب عبدالرحمٰن باوا نے پڑھائی۔ مجلس احرار اسلام جرمنی کے امیر سید منیر احمد شاہ بخاری، ختم نبوت سینٹر بیلجیم کے امیر حاجی عبدالحمید، افتخار احمد سمیت ڈیڑھ سو کے لگ بھگ افراد نے نماز جنازہ میں شرکت کی اور شیخ راحیل احمد مرحوم کی چھے سال کے عرصے میں گراں قدر خدمات کو خراجِ تحسین پیش کیا۔ مرحوم کے پسماندگان کی طرح ہم سب خود بھی تعزیت کے قابل ہیں۔ وہ بڑی سرعت کے ساتھ اپنے حصے کا تحفظ ختم نبوت کا مبارک کام نمٹا کر اپنے اللہ کے حضور پہنچ چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائیں اور ان کے خاندان، متوسلین اور ہم سب کو تحفظ ختم نبوت کے کام کو آگے بڑھانے کی توفیق سے نوازیں۔ آمین، یارب العالمین۔

ان شاء اللہ تعالیٰ شیخ راحیل احمد پر مفصل مضمون میں بقیہ بہت سی باتوں اور یادوں کا ذکر ہو سکے گا کہ مجھے فرمانے لگے کہ ''میں چلا گیا تو مجھ پر کچھ لکھ دینا۔ اور اگر میں پاکستان میں فوت ہو جاؤں تو مجھے دریائے چناب کے قریب چناب نگر میں ایسی جگہ دفن کرنا جہاں سے مرزائیوں کا گزر رہتا ہو۔ مرحوم کے مرزا مسرور کے نام تین خطوط چھپ کر پوری دنیا میں پہنچ چکے ہیں اور مرزا مسرور کوئی جواب نہیں دے پایا۔ مرحوم کے متعدد مضامین کا مجموعہ ''مقالاتِ راحیل'' کے نام سے ان شاء اللہ تعالیٰ جلد شائع ہو جائے گا۔ اللہ کرے کہ مرحوم کے خیالات قادیانیوں کے لیے ذریعہ ہدایت و نجات بن جائیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ مرحوم کے متوسلین اور ہم سب ان کے کام کے ڈھب کو آگے بڑھانے والے بن جائیں تاکہ فتنہ قادیانیت کی حقیقت بے نقاب ہو اور پوری دنیا میں تحریک ختم نبوت کا مقدس کام آگے بڑھتا رہے۔ آمین رب العالمین۔